آئندہ شماروں کی جھلکیاں

☆ وحدت ادیان، بین المذاہب مکالمہ ملٹی کلچرل ازم کے نام پر مغرب اور امریکہ کی نئی حکمت عملی کا جائزہ وحدت ادیان کے ذریعے عالم اسلام کو اس بات پر آمادہ کیا جارہا ہے کہ اسلام کے الحق اور قرآن کے الکتاب ہونے پر ایمان ختم کردیا جائے کیوں کہ اس ایمان سے مذاہب کو خطرہ لاحق ہے۔ جبکہ دنیا میں اسی وقت صرف مذہب سرمایہ داری [capitalism] اور مذہب انسانی حقوق [Human rights] علماً اور عملاً موجود ہیں اور اسلام کا اصل مقابلہ انہی دو مذاہب سے ہے لیکن بین المذاہب مکالمے کے ذریعے عالم اسلام کو فروعات میں الجھایا جارہا ہے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ٹونی بلیئر اور پاکستان کے دانشوروں کے مابین انٹر فیتھ ڈائیلاگ کی کہانی ان پاکستانی دانشوروں کا تذکرہ جنھوں نے مکالمے کے درمیان مغرب کی نماز ادا نہیں کی کیونکہ نماز کی قضاء تو ممکن ہے لیکن ٹونی بلیئر سے ملاقات کی قضاء اس دنیا میں محال ہے ڈائیلاگ کے مقاصد یعنی رواداری یعنی عبادت سے محرومی ایک ہی نشست میں حاصل ہوگئے اور یہی ڈائیلاگ کا مقصد تھا۔

☆ خطبات اقبال کے بارے میں ممتاز ماہر اقبالیات ڈاکٹر خضر یاسین نے اعتراف کیا ہے کہ علامہ اقبالؒ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان کی فکری، عملی خطاؤں کو معاف فرمائے۔ ہمیں اس پر کوئی اصرار نہیں کہ اقبالؒ نے اپنے ناقص اور غلط تصورات کو ہمیشہ اپنائے رکھا تھا۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقیؒ کی رائے یہ تھی کہ اقبالؒ مغرب کی زد سے آزاد ہونے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ ''اقبالؒ نے اپنے خطبے Is religion possible میں یقیناً قابل اعتراض بلکہ بعض اوقات شاید ناقابل برداشت موقف اختیار کیے ہیں سب سے پہلے تو اس خطبے کا عنوان ہی قابل گرفت ہے لیکن سردست اس کو چھوڑیے۔ اس خطبے کے آغاز میں مذہبی زندگی کو تین مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ اس سے اقبالؒ کے پیش نظر یہ ہے کہ تاریخی حرکت میں مذہب کے ظہور کا اور آغاز کا دور ایمان کا دور ہونا ہے یعنی اس میں اتباع محض ہی ہوتی ہے اور لوگوں پر عقل کے اعتراض غیر مکشوف ہوتے ہیں۔ اس تقسیم کے بعد دوسرا دور آتا ہے کہ مذہبی حقائق کی نسبت تشکیک اور تعقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تیسرا دور وہ ہے جس میں نفس حقیقت سے اتصال میسر آتا ہے۔ یہ خطبات اقبال کے انتہائی قابل اعتراض مقامات میں سے ایک ہے۔ اقبالؒ کا رجحان روبہ ارتقاء ہونے کی جانب ہے، جو ظاہر ہے اپنے نتائج کے حوالے سے کسی طور سے قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جلال الدین رومیؒ اپنے مذہبی وجدان اور مرتبت میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے بڑے ہیں''۔

☆ ڈاکٹر منظور احمد ریکٹر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پسندیدہ اسلامی مفکر نیاز فتح پوری کے افکار و ملاحظات جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مثلِ مسیح، بے نظیر، بے مثال اور عقیدہ ختم نبوت پر قائم پیغمبر قرار دیا گیا ہے جدیدیت پسند مسلم مفکرین میں ڈاکٹر منظور احمد واحد مفکر ہیں جنھوں نے نیاز فتح پوری جیسے ملحد اور زندیق کو ایک اسلامی مفکر کے طور پر پیش کیا ہے اور ان کی فکر کی اساس پر جدیدیت کی اسلام کاری کا منصوبہ اپنے مشہور ''خطبہ نیاز'' میں پیش کیا ہے۔ آج تک جدیدیت پسندوں کی کسی کتاب میں نیاز صاحب کو کبھی اسلامی مفکر کے طور پر پیش نہیں کیا گیا ڈاکٹر منظور احمد کے خطبے کا ناقدانہ محاکمہ جس میں پہلی مرتبہ ہندوستان و پاکستان کے تمام جدیدیت پسندوں کے کفر الحاد زندقہ سے متعلق دلائل، اجتہادات، موقف کو نہایت سلیقے، طریقے سے مجتمع کردیا گیا ہے اور ڈاکٹر منظور احمد نے ان تمام دلائل کی حمایت اپنے مخصوص غیر اسلامی فلسفیانہ اسلوب میں کی ہے۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا تاریخی فتویٰ ''وقایۃ المسلمین عن ولایۃ المشرکین'' یعنی کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق شرعی فیصلہ معہ تصدیقات علماء'' جو پہلی اور آخری مرتبہ محرم ۱۳۶۵ھ یعنی باسٹھ سال پہلے شائع ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ اس فتوے کی روشنی میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا گیا اور ولایت مشرکین کی ممانعت کی گئی لیکن پاکستان بنتے ہی پاکستان کے دروازے ہندوستان کے مسلمانوں پر کیوں بند کردیئے گئے۔ اگر ہندوستان دارالحرب تھا اور وہاں سے مسلمانوں پر ہجرت فرض تھی خصوصاً اس وقت جب دارالاسلام وجود میں آچکا تھا، پھر دارالاسلام کے دروازے مسلمانوں پر کیوں بند کیے گئے، خصوصاً ان مسلمانوں پر جن کے لیے یہ دارالاسلام بنایا گیا اور جن کی جدوجہد سے یہ وجود میں آیا؟ کیا دارالاسلام ایک قومی ریاست ہوسکتی ہے جہاں مخصوص قومیت کو تحفظ حاصل رہے۔ کیا تاریخ اسلام میں ایسا کوئی دارالاسلام موجود ہے جس کے دروازے مسلمانوں پر بند رہے ہوں۔ کیا مفتی شفیع صاحب نے حکومت پاکستان کے خلاف اس سلسلے میں کوئی فتویٰ دیا تھا؟ کیا دارالاسلام اور دارالکفر میں ہونے والے غیر اسلامی معاہدے نہرو لیاقت پیکٹ کے خلاف کوئی فتویٰ دیا گیا۔ تاریخی حقائق پہلی مرتبہ منظر پر نہرو لیاقت پیکٹ میں یہ کیوں طے کیا گیا کہ دونوں حکومتیں اقلیتوں کے انخلاء کی حوصلہ شکنی کریں گی۔ گیارہ ستمبر ۱۹۴۷ء کو بابائے قوم نے اپنی تقریر میں یہ کیوں کہا تھا کہ جو ادھر ہیں وہ ادھر رہیں جو ادھر ہیں وہ ادھر رہیں۔ اب نہ ہندو ہندو ہے نہ مسلمان مسلمان؟ گیارہ ستمبر کی یہ تقریر جب شریف المجاہد نے اپنی کتاب میں شائع کی تو ضیاء الحق کے

حکم پر کتاب بازار سے کیوں اٹھوائی گئی۔ تقریر کا یہ صفحہ کیوں نکالا گیا۔

☆ مغرب کے پس جدید، فلاسفہ، مفکرین نے موت کے سوال کو لایعنی قرار دے کر فلسفیانہ مباحث سے خارج کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود موت ایک اٹل حقیقت ہے جس کا سامنا ہر کہہ ومہہ کو شب و روز ہوتا ہے۔ لہٰذا تعیّشات کی فراوانی، جمالیات کی چکا چوند اور زندگی کو مصروف ترین بنانے کے باوجود موت کا سوال ہر شخص کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے کہ روح کون قبض کرتا ہے موت کون وارد کرتا ہے۔ انسان لافانی کیوں نہیں ہوسکتا۔ سائنس و ٹیکنالوجی موت کو شکست دینا تو درکنار یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ موت کہاں سے آتی ہے؟ کون لاتا ہے؟ پس جدیدیت فلسفے کی جانب سے موت کے سوال پر گہری خامشی کے باوجود مغرب کے اہم رسالوں، تحقیقی جریدوں اور کتابوں میں موت کے موضوع پر اہم مباحث ملتے ہیں۔ ساحل ان مباحث کا خلاصہ وقتاً فوقتاً پیش کرے گا۔ مباحث درج ذیل ہیں:

"The Time of Death's Misfortune", "Some Puzzles About the Evil of Death", "The Termination Theses", "The Metaphysics of Death", "Why Immortality is not so Bad", "Causing Death and Saving Lives", "Brain Death and Personal Identity", "Epicurus and the Harm of Death", "Why is Death Bad and Worse than Pre-Natal Non-Existence?", "Morality Mortality Vol.1", "harming Someone After His Death", "Annihilation", "Death and the Value of Life", "The Limits of Utilitarianism", "Defining Death", "Thinking Clearly About Death", "The Dead".

☆ کیتھولک کلیسا کے روحانی پیشوا پاپائے اعظم پوپ بنڈک [Pope Benedict XVI] جن کا اصل نام Joseph Cardinal Ratzinger ہے۔ بینے دکت [Bene dict] لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ بینے [Bene] کا مطلب نیک، اچھا، خوب ہے اور دِکت [dict] کا مطلب ''کہنا''، ''بولنا'' وغیرہ ہے۔ لہٰذا اس نام کا مطلب ہوا نیک کلمات ادا کرنے والا لیکن افسوس پوپ بینے دکت راتسنگر صاحب اپنے خطاب کی لاج نہیں رکھ سکے اور ان کی زبان سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے توہین آمیز کلمات ادا ہوئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اپنے نام نہاد ''مذہبی رواداری'' کے بلند بانگ دعوؤں کی بھی دھجیاں خود بکھیر دیں۔ یہ پوپ گزشتہ چھ ماہ سے مغربی ذرائع ابلاغیات کا مرکزی موضوع ہیں اسلام اور حضورؐ کے خلاف ان کے تازہ ترین بیانات نے عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان میں اک آگ لگا دی تھی۔ پوپ پال کے تاریخی بیان کی اصل حقیقت کیا تھی اس بیان کے پس پشت مقاصد کیا تھے؟ بیان کا مکمل انگریزی متن پہلی مرتبہ منظر عام پر اس کے ساتھ ساتھ پوپ بنڈکٹ کی تازہ ترین کتابوں پر تبصرہ اور ان کتابوں کے بین السطور میں مستور شوالوں، مغربیت سے مرعوبیت اور اسلام سے نفرت کا تجزیہ ان کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:

[1] Without Roots: The West, Relativism, Christianity, Islam, [2]Christianity and the Crisis of Cultures [3] Eschatology, Death and Eternal Life [4]The Legacy of John Paul II: Images & Memories [5] On the Way to Jesus Christ [6] Introduction to Christianity [7] The Ratzinger report: an exclusive interview on the state of the Church. [8] Values in a Time of Upheaval [9] Called to Communion: understanding the church today [10] Instruction on Certain Aspects of the Theology of Liberation [11] In the Beginning: a Catholic understanding of the story of Creation and the Fall [12] Images of Hope: Meditations on Major Feasts [13] Fe, Verdad y Tolerancia: Faith, Truth and Tolerance

☆ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ پوپ بنڈک کی کتابوں کی قیمت کم از کم پانچ ڈالر سے لے کر اکتیس ڈالر تک ہے۔ [یعنی تین سو روپے سے لے کر اٹھارہ سو روپے تک] گویا تیسری دنیا کے لوگ ان کتابوں سے استفادہ نہیں کر سکیں گے۔ صرف تیسری دنیا کے ہی نہیں پہلی اور دوسری دنیا کے غرباء اور متوسط لوگ بھی ان کتابوں سے مستفید نہ ہوسکیں گے۔ یہ اس عہد کا المیہ ہے کہ مغرب میں مذہبی افکار سے مستفید ہونے کے لیے بھی کثیر سرمایے کی ضرورت ہے جب کہ اسلامی تاریخ اور مذاہب عالم کی سابقہ تاریخ دینی تعلیم و کتب کے لیے پیسے کی ضرورت سے عاری رہی اور دینی تعلیم و کتب عالم اسلام میں آج بھی بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہیں۔ مغرب نے مذہب کو بھی سرمایہ داری سے مشروط کر دیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں کتابوں کے حقوق کی کوئی روایت نہیں رہی، نہ ہی کتابوں پر تقاریظ کی روایت ملتی ہے، اور نہ ہی اپنی کتابوں میں اپنے قصیدے شائع کرنے کی کی مغربی روایت عالم اسلام میں کتابوں پر قصیدے شائع کرنے، مغربی روایت اور تقاریب رونمائی کی ریاکاری کی مغربی بدعت کا پہلا مفصل جائزہ۔